روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 22 ستمبر 2016ء 19 ذوالحج 1437 ہجری 22 تبوک 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 215

ہر گھر سے تلاوت کی آواز

ایک تابعی ابوالزناد بیان کرتے ہیں کہ:۔

میں مدینہ میں سحری کے وقت گھر سے مسجد نبویؐ جانے کے لئے نکلتا تو جس گھر کے سامنے سے بھی میرا گزر ہوتا اسی میں سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے کی آواز آرہی ہوتی تھی تو ہم نوجوان جب کسی کام کیلئے اکٹھے نکلتے تھے تو یہ طے کرلیا کرتے تھے کہ علی الصبح جب قاری حضرات قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں اس وقت ہم فلاں جگہ اکٹھے ہوں گے۔

(مختصر قیام اللیل لمحمد بن نصر المروزی، باب الاستغفار بالاسحار والصلاۃ فیھا)

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ایک بار حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے اپنے بعض خدام کو یہ کام سپرد فرمایا کہ وہ قرآن مجید کے اسماء، افعال اور حروف کی فہرستیں تیار کریں۔ اس طریق سے خدام میں قرآن مجید کی خدمت اور اس پر غور و فکر کی عادت پیدا کرنا مقصود تھا۔ مولوی ارجمند خان صاحب کا بیان ہے کہ اس تحریک کے سلسلہ میں میرے حصہ میں اٹھارہواں پارہ آیا جو میں نے پیش کردیا۔

(ماہنامہ تشحیذ الاذہان مارچ 1912ء جلد 7 ص101)

یہ بھی عشق کا انداز تھا کہ آپ نے قرآن کریم کی مختلف تفسیریں جمع کی تھیں جو اس دور میں یقیناً نایاب ہوتی تھیں اور بھیرہ یا قادیان منگوانا بہت مشکل ہوتا تھا۔ فرماتے ہیں:۔

ہمارے پاس قرآن مجید کی مختلف زبانوں کی تفاسیر موجود ہیں۔ مثلاً سندھی زبان کی نہایت اعلیٰ درجہ کی تفسیر ہے۔ اسی طرح چینی زبان کی تفسیر بھی ہمارے پاس موجود ہے۔ ایک تفسیر جاوی زبان کی بھی موجود ہے۔

سندھی، چینی اور جاوی زبانوں سے ناواقفیت کے باوجود ان تفسیروں کا حصول محض عشق کا ہی اعجاز ہے۔

26 فروری 1910ء کو فرمایا:۔

''مولانا مولوی فضل الرحمٰن صاحب گنج مرادآبادی کے ملفوظات میں میں نے پڑھا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ ہم نے مولانا شاہ عبدالقادر صاحب سے دو سو برس پہلے ایک بھاکا کا ترجمہ دیکھا ہے جس میں اللہ کا ترجمہ من موہن لکھا تھا۔ مجھ کو تو بڑا اشوق ہوا کہ اس ترجمہ میں بڑے بڑے مفید الفاظ ہوں گے مگر ملا نہیں''۔

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی فرماتے ہیں:۔

تفسیر الفوز الکبیر سے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کو بہت محبت تھی اور آپ اپنے درس میں اس کو ضرور رکھتے تھے۔ راقم کو جب یہ کتاب پڑھائی تو فرمایا مجھ کو یہ کتاب بہت ہی پسند ہے اور میں چاہتا ہوں کہ تم اس کا اردو ترجمہ کرو اور اس پر ایسے حواشی بھی لکھ دو جو بعض مضامین کو زیادہ واضح کردیں اور مسئلہ ناسخ منسوخ پر بھی ایک حاشیہ لکھو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس زمانہ تک ان علوم و حقائق کو کھول دیا ہے جو اس وقت معلوم نہ تھے۔

میں نے اس حکم کی تعمیل میں اس کتاب کا ترجمہ کردیا ہے اور وہ ترجمہ آپ کی زندگی ہی میں کیا گیا اور اس کو حضور نے پڑھا اور درست کیا آپ کے قلم کی اصلاح اصل مسودہ پر موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہے گا تو چھپ بھی جائے گا۔

آپ بہت وسیع المطالعہ تھے اور ہر مذہب کی کتابوں کے مطالعہ کے بعد آپ قرآن کی عظمت اور برتری پر گہرا یقین رکھتے تھے۔ فرمایا:

میں نے دنیا کے جملہ مذاہب کی کتابیں پڑھی اور سنی ہیں۔ ژند۔ سفرنگ۔ دساتیر۔ بائبل۔ وید۔ گیتا وغیرہ کتابوں پر بہت غور کیا ہے۔ دنیا کی تمام کتابوں کی اچھی باتوں کا خلاصہ اور بہتر سے بہتر خلاصہ قرآن کریم ہے۔

فرمایا:۔

میں نے بائبل۔ دساتیر وید وغیرہ تمام مذاہب کی کتابیں پڑھی بھی ہیں اور سنی بھی ہیں۔ مجھ کو سب سے قرآن کریم ہی کی عظمت نظر آئی اور کوئی چیز بھی گمراہی کا موجب نہیں ہوسکی۔

(الحکم 7/اکتوبر 1937ء)

سچی نماز

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

''پس اللہ تعالیٰ کی عبادت خالص اطاعت کے ساتھ ہی ہوسکتی ہے۔ ورنہ (دین حق) اسے عبادت قرار ہی نہیں دیتا۔ اگر لمبی لمبی نمازیں پڑھنے والا فحشاء اور منکر سے باز نہیں آتا تو اس کی نمازیں سچی نمازیں نہ ہوں گی کیونکہ سچی نماز تو فحشاء اور منکر سے روکتی ہے''۔

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2016ء
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

عبدالسلام ریسرچ فورم کانفرنس

عبدالسلام ریسرچ فورم کے تحت 3 اور 4 دسمبر 2016ء کو ربوہ میں International Conference on Internal Medicine & Tropical Cardiology منعقد کی جارہی ہے۔ اس کانفرنس میں دنیا کے مختلف ممالک سے ڈاکٹر صاحبان اپنی ریسرچ پیش کریں گے۔ اس موقع پر نوجوان ڈاکٹر صاحبان کیلئے ایک مقابلہ کا اہتمام کیا جارہا ہے۔ 30 سال سے کم عمر ڈاکٹر صاحبان اپنی ریسرچ Poster Presentation کی صورت میں پیش کرسکتے ہیں۔

Poster Presentation کی تفصیلات کانفرنس کی ویب سائٹ پر ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔ www.medicalconf.com یا پھر فون نمبر 0345-3050084 پر رابطہ کر کے مطلوبہ تفصیلات معلوم کی جاسکتی ہیں۔

اس سے قبل اپنی ریسرچ 250 الفاظ کے Abstract کی صورت میں Info@medicalconf.com پر بذریعہ ای میل بھجوائیں۔ منظور ہونے والے Abstracts اس مقابلہ میں شامل ہوں گے۔ اس مقابلے میں اول آنے والی ریسرچ کو Abdus Salam Young Researchers Award دیا جائے گا۔ نوجوان ڈاکٹر صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس کانفرنس میں شرکت فرمائیں۔ (نظارت تعلیم)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

حضور انور کا افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ

مورخہ 12۔اگست 2016ء۔سوال و جواب کی شکل میں

س: حضور انور نے جوبلی جلسہ سالانہ لندن کے حوالہ سے کیا فرمایا؟

ج: فرمایا! کہا جاتا ہے کہ اس سال جماعت احمدیہ برطانیہ کا 50واں جلسہ سالانہ ہے۔ کہا جاتا ہے میں نے اس لئے کہا ہے کہ بعض حقائق جو بعد میں سامنے آئے ہیں ان کے مطابق 1949ء اور 1950ء میں دو ایسے جلسے بھی منعقد ہوئے جو کسی وجہ سے شمار میں نہیں آئے۔ اس کے بعد 1964ء تک جلسے نہیں ہوئے اور 1964ء کے بعد بھی دو سال 1974ء اور 2001ء میں جلسے منعقد نہیں ہوئے۔ بعض پرانے لوگ 1949ء اور 1950ء کے جلسوں کو شمار نہیں کرتے۔ ایک عیدالاضحیٰ کے دن ہوا ایک دن کے جلسے تھے لیکن الفضل سے یہی پتا چلتا ہے کہ جلسے ہوئے۔ بہر حال برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے حساب رکھنے میں جو غلطی ہوئی یا غلط فہمی ہوئی لیکن یہ بات یقینی ہے کہ برطانیہ میں جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کی تاریخ پچاس سال یا اس سے زائد ہے۔

س: جوبلی منانے کا مقصد کیا ہونا چاہیے؟

ج: فرمایا! دنیاداروں کی نظر میں جب کسی موقع کے پچاس سال پورے ہوتے ہیں تو وہ گولڈن جوبلی مناتے ہیں لیکن دینی جماعتوں کا یہ کام نہیں ہے۔ ہم نے دیکھنا ہے کہ جس مقصد کے حصول کیلئے ہم نے حضرت مسیح موعود کی بیعت کی اور جو مقصد جلسوں کا حضرت مسیح موعود نے بیان فرمایا اس کے حاصل کرنے کیلئے ہم نے کیا کوشش کی اور ہم کیا کوشش کر رہے ہیں۔

س: برازیل میں اولمپکس کھیل منعقد ہونے کے حوالہ سے حضور انور نے کیا فرمایا؟

ج: فرمایا! آج کل برازیل میں اولمپکس ہو رہے ہیں۔ چند دن کے کھیل کود کے لئے کئی بلین ڈالرز خرچ کر دیئے۔ ایسا ملک جس میں ایک بڑے طبقے کو کھانا بھی نہیں ملتا۔ کہتے ہیں حکومتی کارکنوں کی تنخواہیں بھی اتنی کم ہیں کہ مشکل سے گزارہ ہوتا ہے۔ ہنگامی حالات نافذ کر کے اولمپکس کیلئے سٹیڈیم اور جگہیں بنائی گئیں اور چند عارضی سہولتوں کے لئے بہت زیادہ خرچ کیا گیا جس کا بعد میں کچھ بھی فائدہ نہیں۔ اور یہ سب اس امید پر خرچ کیا گیا کہ دیکھنے والوں کی ٹکٹوں کے ذریعہ سے آمدنی ہو جائے گی حالانکہ ہر اولمپک کا یہ تجربہ ہے کہ ان کی صرف امیدیں ہوتی ہیں کبھی بھی خرچ پورے نہیں ہوتے۔

س: خدا کی خاطر کام کرنے والے کس چیز کو دیکھتے ہیں؟

ج: فرمایا! خدا تعالیٰ کی خاطر کام کرنے والے اس چیز کو دیکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی جماعتوں میں کام کرنے والے غرباء ہوتے ہیں جو خوشی سے ہر قربانی کیلئے تیار ہو جاتے ہیں۔ اس زمانے کی اصلاح کیلئے اللہ تعالیٰ نے ایک مصلح کو بھیجا گیا اور ہم نے اعلان کیا کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد قائم کرنے کیلئے آپ اور آپ کے بعد جاری نظام خلافت کی ہمیشہ اطاعت کرتے رہیں گے۔

س: اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا حق کیا ہے؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سب سے بڑا حق یہی ہے کہ اس کی عبادت کی جاوے اور یہ عبادت کسی غرض ذاتی پر مبنی نہ ہو بلکہ اگر دوزخ اور بہشت نہ بھی ہوں تب بھی اس کی عبادت کی جاوے اور اس ذاتی محبت میں جو مخلوق کو اپنے خالق سے ہونی چاہئے کوئی فرق نہ آوے۔

س: دعا کرنے کی بابت حضرت مسیح موعود نے کیا نصیحت فرمائی ہے؟

ج: فرمایا! بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی میں میرا یہ مذہب ہے کہ جب تک دشمن کیلئے دعا نہ کی جاوے پورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا۔ اس لئے بغض کے ساتھ ذاتی دشمنی نہیں کرنی چاہئے اور حقیقتاً موذی نہیں ہونا چاہئے یعنی دوسروں کو دکھ دینے والا نہیں بننا چاہئے۔ شکر کی بات ہے کہ ہمیں اپنا کوئی دشمن نظر نہیں آتا کہ جس کے واسطے دو تین مرتبہ دعا نہ کی ہو۔

س: فصل اور وصل سے کیا مراد ہے؟

ج: فرمایا کہ ایک جگہ وہ فصل نہیں چاہتا یعنی علیحدگی نہیں چاہتا۔ انسان انسان سے علیحدہ ہو انسان ایک دوسرے کے حق ادا نہ کرے اور دوسری جگہ وصل نہیں چاہتا یعنی کہ کوئی اس کا شریک ٹھہرایا جائے۔

س: حقیقی مومن کون ہے؟

ج: فرمایا! مومن وہ ہے جو اپنے تمام وجود کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے وقف کر دے اور سپرد کر دے اور اعتقادی اور عملی طور پر اس کا مقصود اور غرض اللہ تعالیٰ کی ہی رضا اور خوشنودی ہو۔

س: نیکیوں کو بجالانے میں کس جذبہ اور احساس کی ضرورت ہے؟

ج: فرمایا! تمام نیکیاں اور اعمال حسنہ جو انسان سے صادر ہوں وہ با مشقت اور مشکل کی راہ سے نہ ہوں بلکہ ان میں ایک لذت اور حلاوت کی کشش ہو جو ہر قسم کی تکلیف کو راحت سے تبدیل کر دے۔ نیکیاں اگر کرنی ہیں تو یہ نہیں کہ کون سا بوجھ مجھ پر پڑ گیا بلکہ نیکیاں کرنے سے ایک لذت حاصل ہونی چاہئے اور ان کی طرف کشش ہونی چاہئے کہ ہم نے یہ نیکی کرنی ہے۔ اس طرح نیکیاں کرو جو ہر قسم کی تکلیف کو خوشیوں میں بدل دے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی دلی خوشی سے ہو نہ کہ کسی مجبوری اور خوف کی وجہ سے تبھی تکلیف راحت میں بدلتی ہے۔

س: حضرت مسیح موعود نے اپنی اللہ تعالیٰ سے محبت اور اطاعت کی بابت کیا فرمایا ہے؟

ج: فرمایا! اگر مجھے اس امر کا یقین دلا دیا جاوے کہ خدا تعالیٰ سے محبت کرنے اور اس کی اطاعت میں سخت سے سخت سزا دی جائے گی تو میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میری فطرت ایسی واقع ہوئی ہے کہ وہ ان تکلیفوں اور بلاؤں کو ایک لذت اور محبت کے جوش اور شوق کے ساتھ برداشت کرنے کو تیار ہے اور باوجود ایسے یقین کے جو عذاب اور دکھ کی صورت میں دلایا جاوے کبھی خدا کی اطاعت اور فرمانبرداری سے ایک قدم باہر نکلنے کو ہزار بلکہ لا انتہا موت سے بڑھ کر اور دکھوں اور مصائب کا مجموعہ قرار دیتی ہے۔ جیسے اگر کوئی بادشاہ عام اعلان کرائے کہ اگر کوئی ماں اپنے بچے کو دودھ نہ دے گی تو بادشاہ اسے خوش ہو کر انعام دے گا تو ایک ماں کبھی گوارہ نہیں کر سکتی کہ وہ اس انعام کی خواہش اور لالچ میں اپنے بچے کو ہلاک کرے۔

س: اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مغفرت کی وسعت کا کن الفاظ میں ذکر فرمایا؟

ج: استغفار کرتے رہو اور موت کو یاد رکھو موت سے بڑھ کر اور کوئی بیدار کرنے والی چیز نہیں ہے جب انسان سچے دل سے خدا کی طرف رجوع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرتا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ ہی ہے کہ جب بندہ سچے دل سے اس کی طرف آتا ہے تو وہ اس کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور رجوع برحمت فرماتا ہے اپنا فضل اس پر نازل کرتا ہے اور اس گناہ کی سزا کو معاف کر دیتا ہے۔

س: نماز بڑی ضروری چیز ہے اس کی بابت حضور انور نے کیا فرمایا ہے؟

ج: فرمایا! نماز بڑی ضروری چیز ہے اور مؤمن کی معراج ہے خدا تعالیٰ سے دعا مانگنے کا بہترین ذریعہ نماز ہے۔ نماز اس لئے نہیں کہ ٹکریں ماری جاویں یا مرغ کی طرح کچھ ٹھونگیں مار لیں۔ نماز وہ ہے جو دلی جوش سے پڑھی جائے اور اس کی عادت پڑنی چاہئے شروع میں لوگوں کے کہنے سے اس طرف توجہ پیدا ہوتی ہے نصیحت بھی کی جاتی ہے لیکن آہستہ آہستہ جب شروع کر دے انسان تو پھر دلی جوش سے ہمیشہ نمازوں کی طرف توجہ رہنی چاہئے۔ خدا تعالیٰ کی حضوری ہے اور خدا تعالیٰ کی تعریف کرنے اور اس سے اپنے گناہوں کے معاف کرانے کی مرکب صورت کا نام نماز ہے۔ پس نماز بہت ہی اچھی طرح پڑھو۔ کھڑے ہو تو ایسے طریق سے کہ تمہاری صورت صاف بتاوے کہ تم خدا تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری میں دست بستہ کھڑے ہو۔ یہ معیار ہے اطاعت کا۔ اور جھکو تو ایسے جس سے صاف معلوم ہو کہ تمہارا دل جھکتا ہے اور سجدہ کرو تو اس آدمی کی طرح جس کا دل ڈرتا ہے اور نمازوں میں اپنے دین اور دنیا کیلئے دعا کرو۔

س: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے اعلیٰ اخلاق کی حضور انور نے خطاب میں کون سی مثال بیان فرمائی؟

ج: فرمایا! نبی اکرم ﷺ نے یہاں تک اپنے اخلاق دکھائے ہیں کہ بعض وقت ایک بیٹے کے لحاظ سے جو سچا مسلمان تھا منافق کا جنازہ پڑھ دیا منافقوں کے سردار عبداللہ بن ابی سلول کے بیٹے کے کہنے پر اس کا جنازہ پڑھایا بلکہ اپنا مبارک کرتا بھی دے دیا۔

س: کمزور بھائیوں کی مدد کی بابت حضور انور نے کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! تم اپنے بھائیوں کی مدد کرو۔ کمزور بھائیوں کا بار اٹھاؤ عملی، ایمانی اور مالی کمزوریوں میں بھی شریک ہو جاؤ۔ یعنی جو عملی طور پر کمزور ہیں ان کو پیار سے سمجھاؤ ان کے عملوں کو درست کرو ان کو نصیحت کرو ان کے قریب جاؤ ان کے دوست بنو ان کے ہمدرد بنو۔ جن میں ایمانی کمزوریاں ہیں ان کو قریب ہو کے سمجھاؤ۔ اگر ہمارا جو نظام ہے ہر سطح پر اس طرف توجہ دینے لگے اور عہدیدار ہر کمزور شخص کی طرف توجہ دینے لگیں تو بہت سارے ایک دوسرے کی کمزوریاں دور کر سکتے ہیں۔ بدنی کمزوریوں کا بھی علاج کرو۔ اس کیلئے بھی جماعت احمدیہ اپنے وسائل کے لحاظ سے دنیا میں خدمت کرتی ہے۔

س: حضرت مسیح موعود نے دینی علم کے حصول کے شوق کا کیا فائدہ بیان فرمایا ہے؟

ج: فرمایا! میں زیادہ امید ان پر کرتا ہوں جو دینی ترقی اور شوق کو کم نہیں کرتے۔ جو علمی ترقی چاہتا ہے اس کو چاہئے کہ قرآن شریف کو غور سے پڑھے جہاں سمجھ میں نہ آئے دریافت کریں۔ اگر بعض معارف سمجھ نہ سکے تو دوسروں سے دریافت کر کے فائدہ حاصل کرے۔ قرآن شریف ایک دینی سمندر ہے جس کی تہہ میں بڑے بڑے نایاب اور بے بہا گوہر موجود ہیں۔

س: عذاب کی بابت اللہ تعالیٰ کی کیا سنت ہے؟

ج: فرمایا! سنت اللہ یہی ہے کہ اگر ایک بھی نیک ہو تو اس کیلئے دوسرے بھی بچائے جاتے ہیں جیسے حضرت ابراہیمؑ کا قصہ ہے کہ جب لوطؑ کی قوم تباہ ہونے لگی تو انہوں نے کہا کہ اگر سو میں سے ایک ہی نیک ہو تو کیا تباہ کر دے گا کہا نہیں۔ لیکن جب بالکل حد ہی ہو جاتی ہے تو پھر **لا یخاف عقبھا** خدا کی شان ہوتی ہے۔ پلیدوں کے عذاب پر وہ پرواہ نہیں کرتا کہ ان کے بیوی بچوں کا کیا حال ہوگا اور صادقوں اور راستبازوں کیلئے **کان ابوھما صالحاً** کی رعایت کرتا ہے۔

س: آخر پر حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! پس ہم سب کو اپنے جائزے لینے چاہئیں اور اگر کمزوریاں ہیں تو اپنی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ مسیح موعود کی بعثت کی ضرورت ہمارے ہر عمل سے ظاہر ہو۔ پاک تبدیلیاں ہمارے اندر پیدا ہوں۔ اگر یہ ہوگا تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ آج ہم نے جو کچھ پایا ہے وہ دنیاوی دولتوں سے بہت بڑھ کر ہے۔ اگر یہ نہیں تو ہماری پچاس سالہ تقریبات یا سو سال سے زائد جماعت کی تاریخ کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ خدا کرے کہ ہم میں سے اکثریت اس کو پانے والی ہو سمجھنے والی ہو۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ جلسہ کے دنوں میں دعاؤں، ذکر الٰہی اور عبادتوں کی طرف خاص طور پر زور دیں۔

☆☆☆☆☆

مکرم طارق حیات صاحب

ایک احمدی مثالی طالب علم کے اوصاف اور محنت کے گُر

احمدیہ لٹریچر سے علم دوستی اور علم پروری کے واقعات سے انتخاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ تمام جماعت کو تعلیم و تربیت کے میدان میں نمونہ بننے کی طرف متوجہ فرماتے رہتے ہیں، کیونکہ جماعت احمدیہ عالمگیر جہاں تعلق باللہ، عبادات، مالی قربانی، مخلوق خدا کی ہمدردی اور دیگر تمام صفات حسنہ میں نمونہ اور بے مثل ہے اسی طرح درس و تدریس اور تعلیم کے میدان میں بھی مثال ہے۔

حضرت مسیح موعود کے دعویٰ اور جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھنے سے لے کر آج تک جماعت احمدیہ کی شہرت اور بحیثیت مجموعی پہچان علم دوست جماعت کی ہے۔

مثلاً حضرت مسیح موعود کی حین حیات میں پادری گرسفورڈ نے The Messiah Of Qadian نامی کتاب میں جماعت کا مختصر تعارف تیار کیا تو لکھا کہ

''ایسا ارادہ معلوم ہے کہ قادیان تحریک احمدیت کا تعلیمی مرکز ہوگا۔ مرزا صاحب کا قادیان کا ہائی سکول ترقی کی منازل طے کرتا ہوا سیکنڈری کالج کے درجہ تک پہنچ چکا ہے اور معیاری تعلیم سے آراستہ کر رہا ہے، یہاں اس حقیقت کا اظہار ضروری معلوم ہوتا ہے کہ امسال یونیورسٹی کے امتحان میں عبرانی کا مضمون لینے والا پنجاب کا واحد طالب علم قادیان سے تھا۔ جبکہ مزید ایک طالب علم نے داخلہ کے امتحان کے لئے اور ایک نے انٹرمیڈیٹ کے درجہ کے امتحان کے لئے عبرانی زبان کا انتخاب کیا ہے''۔

(ملخص از کتاب The Messiah of Qadian by Rev. H. D. Grisword M.A. ص 12)

ذیل میں احمدیہ لٹریچر سے ایسے چند واقعات کا انتخاب پیش کیا جا رہا ہے جن کا مطالعہ جہاں احمدی طلباء و طالبات کو تعلیمی میدان میں کارہائے نمایاں انجام دینے کا جذبہ پروان چڑھانے اور نیکی و تقویٰ میں ترقی کرنے، اپنے پیش رووں کی طرح ''مثالی طالب علم'' بننے کا سبب بنے گا وہاں احمدی والدین کے لئے مشعل راہ اور رہنمائی و نگرانی کے لحاظ سے بھی مفید ٹھہرے گا۔

بلند ہمت والدین

حضرت حکیم حافظ مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاول کو عمر بھر تحصیل علم اور فروغ علم کے ساتھ ایک خاص اور غیر معمولی شغف رہا، اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے کہ دراصل میرے والد صاحب محترم کی وجہ سے مجھے یہ شوق پیدا ہوا۔ فرمایا:

''میرے باپ کو اپنی اولاد کی تعلیم کا بہت شوق تھا۔ مدن چند ایک ہندو عالم تھا وہ کوڑھی ہو گیا۔ لوگوں نے اسے باہر مکان بنا دیا۔ میرے باپ نے اس کے پاس میرے بھائی کو پڑھنے کے لئے بھیجا۔ لوگوں نے کہا۔ خوبصورت بچہ ہے کیوں اس کی زندگی کو ہلاکت میں ڈالتے ہو۔ اس پر میرے باپ نے کہا کہ مدن چند جتنا پڑھ کر اگر میرا بیٹا کوڑھی ہو گیا تو کچھ پروا نہیں۔

تم بھی اپنے بچوں کے ایسے باپ بنو۔ میرا باپ ایسا بلند ہمت تھا کہ اگر وہ اِس زمانہ میں ہوتا تو مجھے امریکہ بھیج دیتا''۔

غیر معمولی منزل

حضرت خلیفۃ المسیح الاول جب بغرض تعلیم حکیم علی حسین صاحب کے پاس لکھنو تشریف لے گئے تو آپ فرماتے ہیں کہ

...... کچھ عذر معذرت کے بعد حکیم صاحب کی ...... پیشکش منظور کر لی۔ پھر حکیم صاحب نے فرمایا: طب کہاں تک پڑھنا چاہتے ہو؟ میں نے کہا افلاطون کے برابر۔ حالانکہ مجھے قطعاً خبر نہ تھی کہ افلاطون کوئی حکیم ہے یا طبیب۔ آپ نے ہنس کر فرمایا کچھ تو ضرور ہی پڑھ لوگے۔ اگر کسی چھوٹے کا نام لیتے تو میرے دل کو بہت صدمہ پہنچتا کیونکہ ہر انسان اپنی غایت مطلوب تک نہیں پہنچتا۔

انتہائی مشکلات

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود اپنی ظاہری تعلیم کے متعلق فرماتے ہیں کہ

''میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول سے جس طرح پڑھا ہے اور کوئی شخص نہیں پڑھ سکتا۔ آدھ آدھ پارہ بخاری کا آپ پڑھاتے تھے اور کہیں کہیں خود بخود ہی کچھ بتا دیتے تھے اور بعض اوقات سبق کے انتظار میں سارا سارا دن گزارنا پڑتا تھا اور کھانا بھی بے وقت کھایا جاتا تھا اسی وقت میرا معدہ خراب ہوا تھا''۔

صرف محنت کا صلہ

حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ:

گورنمنٹ کالج لاہور کے زمانہ طالب علمی میں آپ کو ایک دلچسپ واقعہ پیش آیا امتحان کے دنوں میں بعض لڑکوں کو اگلے روز ہونے والے امتحانی پرچہ کا علم ہو گیا۔ انہوں نے نصف شب آپ کو جگایا اور امتحانی پرچہ کی نقل دینا چاہی۔ آپ نے فرمایا:

''میں صرف اصل محنت کا صلہ لینے کا حق دار ہوں جو میں نے کی۔ جو نمبر مفت ملتے ہیں وہ میں کبھی نہ لوں گا۔ تم نے اپنی سمجھ کے مطابق مجھے فائدہ پہنچانے کی کوشش کی اس کے لئے میری طرف سے شکریہ۔ مگر اب مجھے سونے دیجئے''۔

یہ سن کر پرچہ بردار دوست شرمندہ ہو کر چلے گئے۔ (الفضل 2 مئی 1971ء)

بیماری اور امتحان

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے چودہ سال کی عمر میں باوجود لاحق ہونے مرض آشوب چشم کے، میٹرک کے امتحان میں شمولیت اختیار کی اور فرسٹ ڈویژن میں پاس ہوئے اور اپنے مدرسہ (امریکن مشن ہائی سکول سیالکوٹ) میں اول آئے۔

شدید مخالفت

میٹرک کے بعد پندرہ سال کی عمر میں چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کو گورنمنٹ کالج لاہور میں داخل کروا دیا گیا۔ اس زمانہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

اس زمانہ میں سلسلہ احمدیہ کی سخت مخالفت ہو رہی تھی۔ میں ڈارمیٹری میں اکیلا احمدی تھا۔ ہم کل آٹھ طالب علم اس کمرہ میں رہتے تھے۔ دو تین ان میں سے کبھی شرارت پر اتر آتے تھے مجھے دق کرتے۔ پہلے سال گرمیوں کی تعطیلوں میں جب میں گھر گیا تو میں نے والد صاحب کی خدمت میں گزارش کی کہ میری رہائش کا انتظام ہوسٹل کے باہر کر دیا جائے۔ وجہ معلوم ہونے پر انہوں نے فرمایا تم ابھی سے گھبرا گئے ہو، زندگی میں تمہیں اس سے بھی بہت بڑی مشکلوں کا سامنا ہوگا۔ اگر ابھی برداشت کی عادت نہیں ڈالو گے تو آگے چل کر کیا کرو گے۔ میں خاموش ہو گیا۔

انٹرمیڈیٹ کے دونوں سالوں میں گرمیوں میں مجھے آشوب چشم کی بڑی سخت تکلیف رہی اور آزمائشی امتحانات میں سے اکثر میں تو شمولیت ہی اختیار نہ کر سکا اور بعض میں بہترین کارکردگی نہ دکھا سکا۔

یونیورسٹی کے امتحانات کی تیاری کے لئے سردیوں کے تین چار مہینے میسر آ گئے ان آخری مہینوں میں اوسطاً دس بارہ گھنٹے توجہ سے مطالعہ کر لیتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے کمال فضل اور رحم سے مجھے یونیورسٹی کے امتحان میں کامیابی عطا فرمائی۔

درسی کتب بھی جلا دیں

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترم ڈاکٹر مہدی علی قمر صاحب شہید کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرمایا:

''ڈاکٹر صاحب شہید نے ابتدائی تعلیم ربوہ میں ہی تعلیم الاسلام سکول اور کالج میں لی۔ نہایت ذہین اور ہونہار طلباء میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ پھر پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد میں میڈیکل کی تعلیم شروع کی۔ وہاں پڑھائی کے دوران احمدیت کی وجہ سے طلباء نے کافی مخالفت کی۔ کتابیں اور سامان وغیرہ جلا دیا۔ جس کی وجہ سے کچھ عرصہ کے لئے ربوہ واپس آ گئے۔ پھر حالات بہتر ہوئے تو پھر دوبارہ جا کر تعلیم شروع کی۔ ایم بی بی ایس کا امتحان پاس کیا''۔

مثالی طالب علم

محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی ہمشیرہ مکرمہ حمیدہ بشیر صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ بھائی جان کی زندگی کا محور تعلیم سے شغف ہوتا تھا اس لئے بیکار باتوں میں وقت ضائع نہیں کرتے تھے۔ اور تعلیم کی طرف توجہ ہوتی تھی۔

گھر میں ان کا ٹائم ٹیبل کچھ یوں ہوتا تھا صبح اٹھے، نماز، قرآن کریم کی تلاوت کے بعد ناشتہ کرنا، گھر کے دھلے استری سے بے نیاز کپڑے پہنے، بستہ بغل میں دبانا اور سب کو خدا حافظ، السلام علیکم کہہ کر (جب تک سائیکل نہیں خریدا تھا) پیدل سکول جاتے تھے۔ رستہ میں کوئی ہم کلاس مل گیا تو پہاڑے یاد کرتے ہوئے سکول جا پہنچے۔ سادگی، عاجزی اور اطاعت کا دخل ان کی زندگی میں بہت تھا۔ لکھنے اور پڑھنے میں ان کا اپنا ہی انداز تھا۔ ایک طرف میز پر کتابیں ایک طرف کاپیاں، پنسل، سلیٹ، سلیٹی، ہمارے بچپن میں سکول میں ہولڈر اور نب، قلم، دوات اور تختی ہوا کرتی تھی۔ جس سے سب بچے لکھا کرتے تھے قلم سے ہی تختی پر خوشخطی کی مشق کرائی جاتی تھی۔

ذہن میں یہ عادت ڈال دی گئی تھی کہ رات کو جلدی سو جانا ہے اور صبح فجر سے پہلے ہی اٹھنا ہے۔ لیکن بھائی جان تو سب سے پہلے جاگ کر اپنے کمرے میں پڑھ رہے ہوتے تھے۔ یہ ان کا معمول ہی دیکھا، چھٹی کے دن بھی نہیں سویا کرتے تھے۔

سردی ہو یا گرمی ایک بڑا سا کوٹ زیب تن ہوتا تھا۔ اس کی اندر کی جیب میں چھوٹے سائز کا ترجمہ قرآن کریم، دعاؤں کی کتاب، پاسپورٹ، کاغذات، اوپر سامنے کی جیب میں لاتعداد پن موجود ہوتے۔ غالبًا ان کے وزن کے برابر کوٹ تھا۔ ایک بار جانے لگے تو وہ کوٹ میں نے ہی ان کو پہنایا اور بے تکلفی سے پوچھا کہ آپ اتنا وزن کیوں اٹھاتے ہیں۔ فالتو چیزیں بکس میں رکھ لیں۔ فرمایا کہ یہ ضرورت کا سامان ہوتا ہے۔ میرے پاس وقت نہیں ہوتا کہ بار بار بکس سے نکالوں۔

پاکستان میں آمد پر ایک ضروری امر یہ ہوتا تھا کہ وہ تقریباً جہاں بھی جاتے مختلف کتابیں ضرور خریدتے۔ اگر خود نہ لے جا سکتے تھے تو بعد میں پارسل کے ذریعہ پہنچ جاتیں۔ کسی پر بار نہیں ہوتا تھا کہ کوئی آئے تو لیتا آئے۔ کسی پر بوجھ ڈالنا تو عادت نہ تھی۔ بک سیلرز خود ہی پارسل کرتے تھے۔ اکثر کتابیں اٹلی لے جاتے تھے۔ لندن میں آپ کا گھر حقیقتاً کتابوں سے ہی سجا ہوا ہے۔ کمرہ میں کئی شیلف نہایت سلیقہ سے کتابوں سے ترتیب سے بھرے ہوئے ہیں۔ جن میں ایک بہت بڑا حصہ

مختلف ممالک سے لائے ہوئے قرآن کریم سے بھی مزین کیا ہوا ہے۔

جھنگ شہر میں ایک ہمارا آبائی مکان ہے جسے بھائی جان نے نوبیل انعام ملنے کے بعد 1979ء میں حکومت پاکستان کے محکمہ آثار قدیمہ کو ''ان ہاؤس'' میوزیم بنانے کے لئے دے دیا تھا۔ دوسرا مکان ہمارے والد صاحب نے تعمیر کرایا تھا۔ جس میں تین کمرے، ایک بیٹھک، ایک سٹور اور ایک برآمدہ ہے۔ کمروں کے سامنے ایک کشادہ صحن ہے۔ ایک کمرہ میں ٹرنک اور دوسرا گھریلو سامان رکھا ہوتا تھا۔ بھائی جان اسی کمرہ میں پڑھائی کرتے اور سوتے بھی تھے۔ ان کی چارپائی کے ساتھ ایک میز رکھی ہوتی تھی جس پر وہ اپنی کتابیں وغیرہ رکھتے تھے۔

(ماہنامہ خالد، ڈاکٹر عبدالسلام نمبر ص 57-56 ستمبر 2004ء)

طالب علم اور دعوت الی اللہ

حضرت حافظ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کے زمانہ طالب علمی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب لکھتے ہیں:

طالب علمی کے ایام میں میں نے اس امر کا بغور مطالعہ کیا کہ ڈاکٹر صاحب حضرت مسیح موعود کی کتب کے متعدد نسخے منگوا کر رکھتے تھے اور نہایت ہی فراخ دلی سے ان لوگوں کو دیتے تھے جو ذرہ بھی شوق ظاہر کریں۔ معمولی قیمت کی کتابیں نہیں براہین احمدیہ جیسی قیمتی کتاب''۔

تعلیم کے ساتھ کھیل بھی ضروری

رسالہ ریویو آف ریلیجنز، اردو 1910ء میں رپورٹ بابت کارکردگی مدرسہ احمدیہ شائع ہوئی۔ لکھا:

''ہمارا مدرسہ ضلع میں خاص شہرت رکھتا ہے۔ چنانچہ گزشتہ ٹورنامنٹ کے موقع پر کل انعامات میں سے قریباً نصف تعلیم الاسلام ہائی سکول نے حاصل کئے حالانکہ ضلع میں دو سرکاری اور دو مشنریوں کے اعلیٰ درجہ کے ہائی سکول ہیں۔ بچوں کی جسمانی ورزش کی طرف ماسٹر عبدالرحیم صاحب خاص توجہ رکھنے کے باعث خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔

(ریویو آف ریلیجنز اردو۔ فروری 1910ء صفحہ 80)

آغاز سے ہی محنت کی عادت

حضرت چوہدری سر ظفراللہ خاں صاحب سکول کے ابتدائی درجوں میں اپنے والد صاحب کے مقرر کردہ ٹائم ٹیبل کے مطابق اس طرح دن گزارتے تھے۔ فرمایا:

''تجویز کردہ پروگرام کے مطابق مدرسے کے ابتدائی درجوں میں ہی ملازم صبح ہوتے ہی مجھے ٹیوٹر کے پاس چھوڑ آتا، وہاں سے میں مدرسے چلا جاتا، میرا کھانا مدرسے بھیج دیا جاتا، مدرسے سے میں پھر ٹیوٹر کے پاس چلا جاتا۔ وہیں میرے لئے گھر سے دودھ آجاتا۔ شام کو میں کھانے کے لئے گھر آتا۔ کھانا ختم ہوتے ہی ملازم مجھے ٹیوٹر کے پاس چھوڑ آتا اور رات کو مجھے واپس گھر لے آتا''۔

قرآن کریم مقدم رہے

حضرت چوہدری صاحب کے والد صاحب کی بڑی خواہش تھی کہ ان کے بیٹے کو قرآن کریم کا ترجمہ آجائے۔ پہلے انہوں نے حضرت چوہدری صاحب کو مولوی عبدالکریم صاحب اور پھر مولوی فیض الدین صاحب کے پاس بھجوایا۔ آشوب چشم کی وجہ سے باقاعدہ حاضر نہ ہوسکتے تھے، لہٰذا رفتار سست رہی۔

آپ روایت کرتے ہیں۔

جب میٹریکولیشن کے امتحان میں صرف چھ ماہ باقی رہ گئے تو والد صاحب نے دریافت فرمایا کہ قرآن کریم کا ترجمہ کہاں تک پڑھ لیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ ساڑھے سات پارے ختم کئے ہیں۔ اس پر انہوں نے فرمایا کہ اس رفتار سے تو تم شاید کالج جانے تک دس پارے بھی نہ مکمل کرسکو اور میری بڑی خواہش ہے کہ کالج جانے سے پہلے تم سارے قرآن کا سادہ ترجمہ ضرور سیکھ لو۔ اس سے آگے تمہارے ذوق اور اخلاص پر منحصر ہے مگر اس قدر سکھا دینا میرا فرض ہے۔

اب وقت تھوڑا رہ گیا ہے تم دن میں فراغت کے وقت دو تین رکوع کا ترجمہ دیکھ لیا کرو اور شام کو مجھے سنا دیا کرو چنانچہ اس طریقہ پر انہوں نے امتحان تک مجھ سے قرآن کا ترجمہ سن لیا۔

نیا مضمون

اب احمدیہ لٹریچر سے ایسے چند واقعات کا انتخاب پیش کیا جارہا ہے جن کا مطالعہ احمدی طلباء و طالبات کو تعلیمی میدان میں کارہائے نمایاں انجام دینے کا جذبہ پروان چڑھانے اور نیکی و تقویٰ میں ترقی کرنے، اپنے پیش روؤں کی طرح ''مثالی طالب علم'' بننے کا سبب ہوگا نیز ان کا مطالعہ اور دہرائی احمدی والدین و بزرگان کے لئے رہنمائی و نگرانی کے لحاظ سے بھی مفید ٹھہرے گا۔

مثالی والدین

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے ایک موقع پر اپنے والد محترم کے ذکر میں فرمایا:

''اللہ تعالیٰ میرے باپ پر رحم فرمائے۔ انہوں نے مجھ کو اس وقت جب کہ میں تحصیل علم کے لئے پردیس جانے لگا۔ فرمایا اتنی دور جاکر پڑھو کہ ہم میں سے کسی کے مرنے جینے سے ذرا بھی تعلق نہ رہے اور تم اس بات کی اپنی والدہ کو خبر نہ کرنا''۔

کتب بینی کی عادت

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے ایک موقع پر فرمایا:

''مجھ کو اپنے سن تمیز سے بھی پہلے کتابوں کا شوق تھا بچپنے میں جلد کی خوبصورتی کے سبب کتابیں جمع کرتا تھا۔ سن تمیز کے وقت میں نے کتابوں کا بڑا انتخاب کیا اور مفید کتابوں کے جمع کرنے میں بڑی کوشش کی''۔

محنت کی عادت

حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث کے متعلق آپ کے بچپن کے دوست اور کلاس فیلو شیخ محبوب عالم خالد صاحب گورنمنٹ کالج لاہور کے زمانہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ روزانہ کالج کے علاوہ چھ سات گھنٹے پڑھتے تھے اور چھٹی والے دن بارہ بارہ، تیرہ تیرہ گھنٹے پڑھتے تھے۔

شادی کے فوراً بعد اعلیٰ تعلیم کے لئے لندن روانگی

6 ستمبر 1934ء کو حضرت مصلح موعود نے حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کو اعلیٰ تعلیم کے لئے انگلستان بھجوایا۔ آپ کی شادی کو ابھی ایک ماہ ہی گزرا تھا کہ آپ نے اعلیٰ تعلیم کیلئے پردیس کو رخت سفر باندھ کر روانہ ہوگئے۔

حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے اپنے زمانہ قیام انگلستان میں ساتھی طلبہ کو بطور خاص دیکھا کہ وہ کتنا مطالعہ کرتے ہیں۔ ایک موقع پر فرمایا،

''آکسفورڈ میں اچھا طالب علم وہ سمجھا جاتا ہے جو کلاس ورک کے علاوہ بارہ بارہ گھنٹے سٹڈی کرتا ہے، یعنی کلاس روم کے علاوہ بارہ گھنٹے سٹڈی کرنے والا اچھا طالب علم اور آٹھ گھنٹے سٹڈی کرنے والا درمیانہ طالب علم اور جو کلاس روم کے علاوہ پانچ گھنٹے سٹڈی کرتا تھا اس کے متعلق وہ کہتے تھے کہ پتہ نہیں یہ یہاں کیوں آگیا ہے؟ اسے پڑھائی سے کوئی دلچسپی نہیں ہے مگر ہمارے ہاں اچھا طالب علم شائد اسے سمجھا جاتا ہے جو روزانہ پانچ گھنٹے اوسط پڑھتا ہے لیکن وہاں انہوں نے وقت مقرر کیا ہوتا ہے کہ آٹھ یا دس گھنٹے یا بارہ گھنٹے ضرور پڑھائی کرنی ہے''۔

سعادت مند بیٹا

مکرم زکریا ورک صاحب ڈاکٹر اعجاز قمر صاحب مرحوم کے سعادت مند بیٹے ڈاکٹر طاہر اعجاز صاحب کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''آپ کا لخت جگر ڈاکٹر طاہر اعجاز (ایم ڈی) اس وقت سان تیاگو، کیلی فورنیا میں برسر روزگار ہے۔ نہایت سعادت مند بیٹا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ آج سے سترہ یا اٹھارہ سال قبل جب وہ کنگسٹن کے جنرل ہسپتال میں ٹریننگ کے لئے آیا تھا تو میں نے اس کی رہائش کا انتظام کیا تھا۔ جب ہوٹل میں میں اس کو چھوڑنے گیا تو دیکھا کہ سوٹ کیس میں سب سے اوپر جائے نماز رکھا تھا جس کو اس نے سب سے پہلے باہر نکالا۔ میرے استفسار پر جو یادگار جواب دیا وہ آج بھی میرے ذہن پر ثبت ہے۔ کہنے لگا کہ میری والدہ نے نصیحت کی تھی Don't leave home without it۔ یعنی جائے نماز کے بغیر سفر کے لئے نہ نکلنا۔ اس زمانے میں ٹیلی ویژن پر اشتہار آتا تھا کہ امریکن ایکسپریس کارڈ کے بغیر گھر سے باہر مت جاؤ۔ تو اس مناسبت سے والدہ کی نصیحت بہت ہی موزوں اور اچھی تھی۔ نیک ماں نے بچے کی کتنی اچھی تربیت کی تھی اور بچہ بھی کتنا تابعدار کہ والدہ کی نصیحت کو حرز جاں بنالیا''

(روزنامہ الفضل ربوہ، یکم دسمبر 2014ء)

غیر معمولی جذبہ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب لاہور میں بی اے کی تعلیم پا رہے تھے کہ اچانک آپ نے کالج چھوڑ دیا اور قادیان آکر حضرت خلیفۃ المسیح الاول سے قرآن و حدیث پڑھنے میں مشغول ہو گئے۔ روایت ہے کہ کالج چھوڑنے کی وجہ یہ ہوئی کہ کسی طالب علم نے احمدیت کے متعلق کوئی ایسا سوال کیا جس کا آپ فوری جواب نہ دے سکے۔ اس کا آپ کی طبیعت پر ایسا اثر ہوا کہ آپ نے کالج چھوڑ دیا اور یہ فیصلہ کیا کہ جب تک میں قرآن پورے طور پر نہ پڑھ لوں گا میں کالج نہیں آؤں گا۔

محترم قاضی ظہور الدین اکمل صاحب رسالہ تشحیذ الاذہان میں لکھتے ہیں کہ مجھ سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے فرمایا: وہ کالج تو پھر مل جائے گا مگر زندگی کا کچھ اعتبار نہیں۔ ممکن ہے کہ قرآن مجید اور حدیث پڑھنے کا اور پھر وہ بھی نور الدین ایسے پاک انسان سے پھر موقع نہ مل سکے اس لئے میں نے یہی بہتر جانا۔

آپ کے کالج چھوڑنے کا پرنسپل کو خاص افسوس ہوا، اس نے یہ الفاظ لکھے:

An Excellent Student. His leaving is a loss to the college. (G. A. W.)

یقیناً آپ ایک لائق طالب علم تھے اور آپ کا کالج کو چھوڑ جانا کالج کے لئے ایک نقصان دہ امر ہے۔ (تشحیذ الاذہان، مارچ 1913ء ص 154)

سینئرز اور جونیئرز

مکرم ڈاکٹر مہدی علی قمر صاحب کی شہادت کے بعد خطبہ جمعہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

''ان کے ایک دوست ڈاکٹر محمود کہتے ہیں کہ ہم میڈیکل کالج میں روم میٹ تھے، وہاں دیکھنے کا موقع ملا، صوم و صلاۃ کے پابند تھے اور میرے سے سینئر تھے اس لئے کوئی غلط کام دیکھتے تو بڑے پیار سے رہنمائی بھی فرماتے تھے۔ خدمت خلق کا جذبہ ہمیشہ غالب رہا''۔

مکرم پروفیسر منور شمیم خالد صاحب

مادرِ علمی۔ G.C. لاہور کی بھولی بسری یادیں اور

حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کی عملی شان کا ذکرِ خیر

دنیائے تعلیم و تعلّم میں G.C. مخفف ہے کالجوں، باغوں اور رنگ برنگے پھولوں بھرے شہر لاہور کے اعلیٰ تعلیمی ادارے گورنمنٹ کالج کا جس نے سال 2014ء میں اپنے قیام کی 150 ویں سالگرہ منائی۔ قادیان دارالامان سے ایک سوکلومیٹر کے فاصلہ پر لاہور کے اس عالمی شہرت کے حامل ادارہ کو ایک خاص شرف یہ بھی حاصل رہا ہے کہ خاندان حضرت اقدس مسیح موعود کے کئی ایک بابرکت افراد نے اعلیٰ تعلیم کے لئے جی سی میں داخلہ لیا اور اپنے اعلیٰ اخلاقی کردار، مثالی کارکردگی اور اپنی خداداد صلاحیتوں سے اس ادارہ کو کئی ایک رفعتوں اور بلندیوں سے ہمکنار کیا اور پھر ضلع جھنگ میں پیدا ہونے والے ہمارے احمدی طالبعلم عبدالسلام نے سائنس کی ملکہ کہلانے والے مضمون فزکس میں نوبیل انعام حاصل کرکے اپنے اس مادر علمی کے علاوہ اپنے خاندان، جائے پیدائش، قوم اور اپنے پیارے وطن پاکستان کے نام کو ساری دنیا میں روشن کئے رکھا۔ ہمارے وقت میں یعنی گزشتہ صدی کے چھٹے عشرہ کے آغاز پر تعلیم الاسلام کالج سے گریجوایشن کرنے والے جن ایک درجن سے زائد طلباء نے اعلیٰ تعلیم کے لئے لاہور کا قصد کیا ان میں محترم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب بھی شامل تھے ہم سے کچھ عرصہ قبل محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے بھی ایم اے انگریزی کے لئے گورنمنٹ کالج ہی میں داخلہ لیا تھا۔ ایک ایسی ہی علمی تقریب کے موقع پر جب معروف صحافی جعفری صاحب سے تعارف ہوا تو انہوں نے محترم مرزا خورشید احمد صاحب کا نام لے کر ان کی خیریت دریافت کی اور بتایا کہ محترم مرزا صاحب گورنمنٹ کالج میں ان کے کلاس فیلو تھے۔ یہ سن کر یاد آیا کہ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثالث) اور میرے والد محترم شیخ محبوب عالم خالد بھی جی سی میں کالج فیلو تھے اور حضرت قاضی محمد اسلم صاحب بانی صدر شعبہ اپلائیڈ سائیکالوجی کے خاص شاگردوں میں سے تھے اور حضرت قاضی صاحب کی راہنمائی اور حوصلہ افزائی سے ہی والد صاحب نے بی اے آنرز (سائیکالوجی کے ساتھ) کیا۔ بعد میں آپ نے ہائی سکول اور کالج کے قواعد وضوابط کی ضرورت کی خاطر بی ٹی ایم اے عربی اور ایم اے اردو بھی کیا اور 1944ء میں تعلیم الاسلام کالج کے قیام سے 1969ء میں ریٹائر ہونے تک تدریسی فرائض ادا کئے۔

اس طرح ہماری زندگی اور جی سی کے ساتھ یہ عرصہ اب ماضی کی تاریخ کا حصہ بن چکا ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ٹی آئی کالج کے انگلش ڈیپارٹمنٹ کے صدر رہے اور جب 1972ء میں کالج قومی تحویل میں لیا گیا تو محترم صاحبزادہ صاحب نے استعفیٰ دے دیا۔ محترم مرزا حنیف احمد صاحب مغربی افریقہ کے ملک سیرالیون میں احمدیہ سکول کے پرنسپل بن کر تشریف لے گئے اور محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب دوسری جماعتی خدمات میں لگ گئے۔ محترم مرزا انس احمد صاحب اور خاکسار راقم کو حضرت پرنسپل صاحب نے اپنے پاس کالج کے لئے طلب فرمالیا۔ بہرحال وہ دن اور آج کا دن جبکہ ہمارا جی سی اپنی زندگی کی ایک سو پچاسویں سالگرہ منا رہا ہے۔

اس سینئر اولڈ ٹائمر راوین کو آج سے پچاس سال قبل 1964ء میں منائے جانے والے کالج کے صدسالہ جشن کی کچھ باتیں یاد آرہی ہیں۔ اس وقت کالج کے پرنسپل پروفیسر نذیر احمد تھے۔ سائنس کے استاد، ہلکا پھلکا منحنی سادہ سا وجود درویش صفت طبیعت، لیکن تھے طلباء کی ہردلعزیز شخصیت۔ مغربی پاکستان کے گورنر نواب آف کالا باغ (میانوالی) چاہتے تھے کہ کالج کی صدسالہ تقریبات ان کے پسندیدہ پرنسپل (بھاری بھرکم رعب دار شخصیت والے سربراہ کالج) کی نگرانی میں ہوں اور پھر ایک دن ڈاکٹر نذیر احمد کی جگہ نئے پرنسپل صاحب کی تقرری کا اعلان کردیا گیا۔ وہ کون تھے اور کیا تھے؟ پچاس سال بعد اب تو ان کا نام بھی یاد نہیں آرہا۔ لیکن یہ یاد ہے کہ جونہی گورنر صاحب کے فیصلے کا طلبائے کالج کو علم ہوا تو وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ احتجاج کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ ڈاکٹر نذیر صاحب کو فوری طور پر بحال کیا جائے اور کالج کی صدسالہ تقاریب انہی کی نگرانی میں ہوں گی ورنہ نہیں ہوں گی۔ طلباء کے اس جائز مطالبہ کو حکومت یا یوں کہیں کہ گورنر صاحب کے لئے تسلیم کرنے کے سوا اور کوئی چارہ نہ تھا۔ پرنسپل ڈاکٹر نذیر احمد بحال کئے گئے اور جی سی کی صدسالہ تقاریب انہی کی نگرانی وسرپرستی میں انجام پذیر ہوئیں۔ ایک اولڈ راوین کی حیثیت سے ہمیں بھی جی سی کے اس صدسالہ جشن میں شرکت کا دعوت نامہ موصول ہوگیا جسے ہم نے گیٹ پر دکھایا اور اپنے کالج کے اندر کیا داخل ہوئے کہ ماضی کی خوشگوار یادیں ذہن میں تازہ ہونے لگیں۔ خوش نما پھولوں کی رنگ برنگی دور تک پھیلتی چلی جانے والی کیاریوں میں سے گزرتے ہوئے، راہنمائی ہونے پر ہم اپنی مقررہ نشستوں پر جاکر براجمان ہوئے اور ابھی ہم اپنے دائیں بائیں اطراف کا سرسری جائزہ بھی نہ لینے پائے تھے کہ کیا نظارہ دیکھا کالج کے پرنسپل صاحب صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان اور گورنر مغربی پاکستان کو اپنے ساتھ لے کر خوبصورت سٹیج پر نمودار ہوئے اور آج کل کے معمولات زندگی کے برخلاف لگ بھگ دو گھنٹے کا یہ پروگرام نہایت منظّم، مہذب، امن وسلامتی کے ماحول میں انجام پذیر ہوا اور پھر ہم اسلامی جمہوریہ پاکستان کے بڑے بڑے عہدوں پر فائز وزیروں، مشیروں وی آئی پیز کے درمیان میں سے گزرتے، گھومتے، پھرتے اس جگہ پہنچ گئے جہاں صدر ایوب خان صاحب صحافیوں میں گھرے باتیں کر رہے تھے ہم بھی چند منٹ کے فاصلہ پر ان کی باتوں کو گوش گزار کرتے ہوئے ان کے چہرہ، بارعب سرخ سپید چہرہ کو اتنے قریب سے دیکھ رہے تھے کہ جن کو امریکہ کے پہلے سرکاری دورہ کے موقع پر نیویارک کے شہریوں نے دیکھ کر کہا تھا کہ انہیں یوں محسوس ہوا کہ شہر میں کوئی شیر داخل ہوگیا ہے۔ یہ دراصل ایک ٹریبیوٹ تھا صدر صاحب کی رعب دار شخصیت کے حوالے سے۔ صحافیوں کے اس جمگھٹے میں جس واحد صحافی کو پہچان کر حیران ہوئے وہ روزنامہ مشرق کے خواتین رسالہ کی مدیرہ تھیں جن کی تصویر ان کے رسالہ کے اندر اداریہ کے ساتھ شائع ہوتی تھی۔ مسرت جبیں نام کی یہ خاتون ایڈیٹر تھیں تو بہت دبلی پتلی اور مختصر قد کا کمزور سا وجود، لیکن اداریہ اور دوسری تحریریں بہت زوردار لکھتی تھیں۔ اس یادگار موقع پر کوئی دوسرے مدیر، صحافی کو اس لئے جان پہچان نہ سکے کہ اس دور میں ایڈیٹروں، قلم کاروں، مضمون نویسوں کی تصاویر شائع نہ ہوتی تھیں کہ جس طرح آجکل معمول بن چکا ہے۔ بہرحال یہ وہ زمانہ تھا جب پورے ملک میں امن وامان اور خوشحالی اپنی مثال آپ تھی۔ تمام چیزوں کی قیمتیں کنٹرول میں تھیں۔ واضح رہے کہ اس وقت آج کا بنگلہ دیش پاکستان کا مشرقی صوبہ کہلاتا تھا۔ صدر ایوب کے زمانہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب (ایم ایم احمد) پاکستان پلاننگ کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین تھے۔ آپ نے اپنے زمانہ میں ایسے ایسے پنج سالہ اقتصادی منصوبے بنائے اور جو وقت کے اندر مکمل کروائے جاتے کہ جن کی وجہ سے پاکستان کے دونوں صوبوں نے مثالی ترقی اور خوشحالی دیکھی کہ پرانے لوگ تو آج بھی اسے یاد کر کے رشک کرتے ہیں۔

ہم اس تقریب میں اپنے کلاس فیلوز کے علاوہ جن اساتذہ کرام سے ملنے کی خواہش لے کر گئے تھے ان میں پروفیسر ڈاکٹر اے حمید، پروفیسر عثمان ملک، پروفیسر مجیب اے شیخ اور پروفیسر شوکت علی شامل تھے۔ ڈاکٹر اے حمید صاحب کو تو ایک بار سوشل سائنسز سوسائٹی کی ایک تقریب کے سلسلہ میں اپنے کالج بھی مدعو کیا تھا جہاں آپ نے کالج ہال میں طلباء اور اساتذہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ 1929ء میں جب ہندوستان کے فرقہ وارانہ مسائل کے حل کے لئے سائمن کمیشن انگلستان سے آیا تو اس وقت کے مسلمان زعماء مسلم مفادات کے دستوری تحفظ پر کوئی واضح نظریہ یا خیالات نہیں رکھتے تھے۔ اس موقع پر جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب نے اپنی تقاریر اور مضامین کے ذریعہ جو گائیڈ لائینز یا راہنما اصول بیان کئے ان کو مسلم لیگ نے اپنی حکمت عملی کا حصہ بنایا جو بالآخر قرارداد لاہور کی شکل میں سامنے آئی۔ جسے بعد میں قرارداد پاکستان کا نام دیا گیا۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ تحریک پاکستان پر ڈاکٹر اے حمید کا ایک مضمون ریویو آف ریلیجنز میں تین چار عشرہ قبل شائع ہوا تھا۔

جی سی کے پروفیسر عثمان ملک صاحب نے لاہور کے تین چار پروفیسر صاحبان سے تعارف بھی کروایا۔ جب انہیں پتہ چلا کہ راقم الحروف ربوہ کالج سے تعلق رکھتا ہے تو اور بھی زیادہ عزت اور گرم جوشی کے انداز سے پیش آئے۔ ان میں سے ایک پروفیسر صاحب نے خاکسار کو بعد میں الگ کر کے پوچھا کہ آپ کے پرنسپل مرزا ناصر احمد صاحب کیسے اور کہاں ہوتے ہیں؟ ان کو بتایا کہ حضرت میاں صاحب خیروعافیت سے ہیں اور پرنسپل شپ کی ذمہ داریوں سے بخوبی عہدہ برا ہورہے ہیں۔ اس پر انہوں نے تسلی کا اظہار کرتے ہوئے اپنا ایک واقعہ سنایا کہ ”جب میں نے اپنا پی ایچ ڈی یعنی ڈاکٹوریٹ کا مقالہ مکمل کیا تو انٹرویو بورڈ کے چار ممبران میں مرزا ناصر احمد بھی شامل تھے۔ مقالہ پر سب سے پہلا سوال تو صدر شعبہ نے کیا جسے میں نے اپنی طرف سے جو سمجھا اس کے مطابق جواب دے دیا۔ میرا جواب سن کر لاہور کے تینوں ممبران بورڈ نے ایک قہقہہ لگایا جسے میں سن کر گھبرا گیا کہ نہ جانے میں نے کیا غلطی کی ہے کہ لاہور کالجز سے تعلق رکھنے والے سینئر پروفیسرز کو ہنسی آگئی۔ لیکن میں نے نوٹ کیا کہ مرزا ناصر احمد سنجیدگی سے میرے چہرہ کو دیکھ کر میری ذہنی پریشانی نیز قہقہہ کی وجہ سمجھ گئے ہیں کہ پہلے سوال کے الفاظ اور پورے فقرہ کی نوعیت نے سوال کو ذرا پیچیدہ بنادیا ہے جسے میں سمجھ نہ سکا۔ لہٰذا آپ نے میری کیفیت کو سلجھاتے ہوئے اسی سوال کو سادہ اور آسان زبان میں دہرایا تو میں سوال کو فوراً سمجھ گیا اور اپنے جواب کو موڈیفائی کرکے دوبارہ بیان کیا تو بورڈ کے سب ارکان نے اسے درست شمار کیا اس طرح میں سمجھتا ہوں کہ محترم مرزا صاحب کے سنجیدہ اور ذمہ دارانہ طرز عمل نے پہلے سوال کے جواب پر ہنسنے والے ممبران بورڈ کو بھی سنجیدگی اختیار کرنے پر مجبور کردیا۔ اس کے بعد جتنے بھی سوالات پوچھے گئے بہت ذمہ داری اور سنجیدہ ماحول کو قائم رکھ کر کئے گئے اور میں جوابات بھی پُراعتماد لہجے میں دیتا رہا۔ مجھے یقین ہے کہ اگر پہلے سوال کے جواب پر ہنسی والی کیفیت مزید کچھ سوالات تک پھیل جاتی تو مجھے کم ازکم چھ ماہ یا ایک سال مقالہ پر مزید کام کرنے کا کہہ کر اٹھا دیا جاتا۔

اپنے اس خوشگوار ذاتی تجربے کا یہ واقعہ سنا کرنہ

باقی صفحہ 7 پر

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر124131 میں Aning Karwati

زوجہ Budiman قوم.... پیشہ خانہ داری عمر35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Makmur Kalsei ضلع وملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ16/ اپریل 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہرادیگی 50ہزار روپے (2) 1000sqm Plantation Ruber اس وقت مجھے مبلغ20لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Aning Karwati گواہ شد نمبر1۔ Budiman S/o Bohidin گواہ شد نمبر2۔ Baidin S/o Akik

مسل نمبر124132 میں Hanif Ati Parsetyani

بنت Tauhid Tjakraadisuri قوم .... پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Jakarta Pusat ضلع وملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ4 جون 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 5لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی1/10حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Hanif Ati Prasetyani گواہ شد نمبر1۔ Aditya Sukapno Ahmad S/o Raswan گواہ شد نمبر2۔ Sukapno Muokojo Dika Sutman S/o Akti Bakti Sutman

مسل نمبر124133 میں Eti Mary Ani

زوجہ Deden Nata Prawira قوم...... پیشہ خانہ داری عمر35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Depok ضلع وملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22 ستمبر 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے1/10حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہرادیگی 3 گرام 10لاکھ 50ہزار انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ5لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Eti Mary Ani گواہ شد نمبر1۔ Deden Nata Parawira S/o Eman Sanusi گواہ شد نمبر2۔ Farid Mahmud A S/o Dadi Hajadi۔

مسل نمبر124134 میں Rifky Adini Partama

بنت Sarifudin Sadelih قوم..... پیشہ طالب علم عمر22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Tangerang ضلع وملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ5 ستمبر 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 10 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Rifky Andini Partama گواہ شد نمبر1۔ Mahmud Ahmad S/o Abdullah گواہ شد نمبر2 Ma.Mun Nursyid Darsono S/o Odin ۔Supraidi

مسل نمبر124135 میں Budi Santoso

ولد Moch Sanusi قوم..... پیشہ ملازمت عمر48 سال بیعت 1992ء ساکن Tangerang ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ30 اگست 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان60Sqm انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 32لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Budi Santoso گواہ شد نمبر1۔ Mahmud Ahmad S/o Abdullah گواہ شد نمبر2۔ Mamun Nursyid Darsono S/o Odin Suipriadi

مسل نمبر124136 میں Mahidika Rahmatul Qudus

بنت Budi Santoso قوم..... پیشہ طالب علم عمر18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Tanggerang ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ30 اگست 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 10 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Mahdika Rahmatul Qudus گواہ شد نمبر1۔ Mahmud Ahmad S/o Abdullah گواہ شد نمبر2 Mamun Nursyid Darsono S/o Odin ۔Supraidi

مسل نمبر124137 میں Halman Aliansyah

ولد Ishak Iskandar قوم.... پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت 2010ء ساکن Nagrak ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19 اگست 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ1 لاکھ50ہزار انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی1/10حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Hilman Aliansyah گواہ شد نمبر1۔ Ishak Iskandar S/o Amin Late گواہ شد نمبر2۔ Mansyur S/o Kilin Late

مسل نمبر124138 میں Amatus Syakur Sadiqah

بنت R Agus Darta A. قوم.... پیشہ طالبعلم عمر22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Ciampea ضلع وملک Bogor Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24۔اگست 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے1/10حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ3لاکھ50ہزار انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Amatus Syakur Sadiqah گواہ شد نمبر1۔ Ismail Firdous S/o Syamsuri گواہ شد نمبر2۔ R. Moch Rido S/o Sarief۔

مسل نمبر124139 میں Amatus Syahidah

بنت R. Agus Darta A. قوم..... پیشہ ملازمت عمر27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Ciampea ضلع وملک Bogor Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ24اگست 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے1/10حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ15لاکھ50ہزار انڈونیشین روپے ماہوار بصورت Wages مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Amatus Syahidah گواہ شد نمبر1۔ Ismail Firdous S/o Syamsuri گواہ شد نمبر2 R. Moch Rido S/o Sarief A۔

مسل نمبر124140 میں Rafina Mahdia

بنت R. Agus Darta A. قوم..... پیشہ ملازمت عمر33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Ciampea ضلع وملک Bogor Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ24اگست 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ26لاکھ 77ہزار انڈونیشین روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Rafina Mahdia گواہ شد نمبر1۔ Ismail Firdaus S/o Syamsuri گواہ شد نمبر2۔ R. Mach Rido S/o Sarief A

مسل نمبر124141 میں Lalas Sulastri S

زوجہ Ma.Syamsuri S قوم..... پیشہ خانہ داری عمر30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Batang ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ10 جولائی 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1)حق مہرادیگی زیور25لاکھ انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 3لاکھ 50ہزار انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Lalas Sulastris گواہ شد نمبر1۔ Ma. Syamsuri S/o Syarifudin گواہ شد نمبر2۔ Muhammad Nur S/o Kusen Miharjo

مسل نمبر124142 میں Amtul Haye

بنت Deden Nata Prawira قوم .... پیشہ طالب علم عمر17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Depok ضلع وملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ22 اکتوبر 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ3لاکھ50ہزار انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Amtul Haye گواہ شد نمبر1۔ Deden Nata Parwira S/o Eman Sanusi گواہ شد نمبر2۔ Farid Mahmud Ahmad S/o Dadi Hardijadi

☆..........☆..........☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

۞ مکرم محمد لقمان صاحب مربی سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد مقامی تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر اعجاز احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ جڑانوالہ شدید علیل ہیں۔ گزشتہ دنوں آپریشن ہوا تھا۔ جس کے بعد سے پیچیدگیاں ظاہر ہو رہی ہیں اور صورتحال کافی تشویشناک ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو محض اپنے فضل سے شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

آل ربوہ کرکٹ ٹورنامنٹ

۞ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کو 18 جولائی تا 17 ستمبر 2016ء آل ربوہ حلقہ وائز کرکٹ ٹورنامنٹ منعقد کرنے کی توفیق ملی ۔ اس ٹورنامنٹ میں ربوہ بھر سے 48 ٹیموں نے حصہ لیا۔ جنہیں 12 گروپس میں تقسیم کر کے میچز کروائے گئے۔ ہر گروپ سے 2 ٹیموں نے ناک آؤٹ مرحلہ کیلئے کوالیفائی کیا۔ 6 ٹیموں نے ناک آؤٹ مرحلے کے بعد Super6 راؤنڈ تک رسائی حاصل کی جہاں سے 4 بہترین ٹیمیں سیمی فائنل میں پہنچیں ۔ فائنل میچ حلقہ محمود ہوسٹل اور کوارٹرز صدر انجمن کے مابین کھیلا گیا جس میں کوارٹرز صدر انجمن کی ٹیم نے کامیابی حاصل کی ۔ اس ٹورنامنٹ میں مجموعی طور پر 99 میچز کھیلے گئے ۔ اور 700 سے زائد خدام شامل ہوئے۔ تمام میچز گھڑ دوڑ گراؤنڈ اور کرکٹ گراؤنڈ دارالیمن وسطی حمد میں کروائے گئے۔

مورخہ 17 ستمبر کو فائنل میچ کے بعد اختتامی تقریب ہوئی۔ جس کے ساتھ ہی دوسری سیدنا مسرور ٹیپ بال کرکٹ لیگ کی افتتاحی تقریب بھی منعقد کی گئی ۔ ان ہر دو تقاریب کے مہمان خصوصی محترم مشہود احمد صاحب ناظم دیوان وقف جدید ربوہ تھے۔ تلاوت کے بعد مکرم ناصر محمود طاہر صاحب ناظم صحت جسمانی نے رپورٹ پیش کی۔ محترم مہمان خصوصی نے اعزاز پانے والے خدام میں انعامات تقسیم کئے۔ بعدازاں نصائح کیں اور دعا کے ساتھ سیدنا مسرور کرکٹ لیگ کا بھی افتتاح کیا۔

سانحہ ارتحال

۞ مکرم مسعود احمد طاہر صاحب صدر جماعت احمدیہ چک نمبر 96 گ ب ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم ڈاکٹر محمد شفیع صاحب ولد مکرم حکیم روشن دین صاحب چک نمبر 96 گ ب صریح ضلع فیصل آباد مورخہ 12 ستمبر 2016ء کو بعمر 90 سال وفات پا گئے۔ مرحوم بفضل خدا تعالیٰ موصی تھے۔ اسی روز بعد نماز عشاء بیت المبارک ربوہ میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ دارالفضل ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم سید طاہر محمود ماجد شاہ صاحب نائب ناظر مال آمد نے دعا کروائی۔ مرحوم بفضل خدا تعالیٰ تہجد گزار پنجوقتہ نماز کے پابند تھے۔ آپ کو قائد مجلس خدام الاحمدیہ، زعیم مجلس انصاراللہ ، نگران حلقہ مجلس انصاراللہ ضلع فیصل آباد خدمت کی توفیق ملی۔ آپ کو برٹش آرمی اور پاکستان آرمی میں بھی وطن کی خدمت کی توفیق ملی ۔ آپ نے پسماندگان میں چھ بیٹے مکرم محمود احمد خالد صاحب زعیم مجلس انصاراللہ سلیم پور ضلع سیالکوٹ، مکرم محمد داؤد ناصر صاحب زعیم مجلس انصاراللہ چک نمبر 96 گ ب صریح ضلع فیصل آباد، مکرم نصیر احمد صاحب منتظم تعلیم وتربیت انصاراللہ حلقہ 93 پیرس فرانس، مکرم ڈاکٹر منیر احمد صاحب سیکرٹری مال چک نمبر 96 گ ب ضلع فیصل آباد، مکرم سعید احمد صاحب، چار بیٹیاں مکرمہ بشریٰ شریف صاحبہ بیوہ مکرم شریف احمد صدیقی صاحب دارالعلوم شرقی نور ربوہ، مکرمہ مسعودہ انوار صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری انوار احمد صاحب دارالصدر شمالی ہدیٰ ربوہ، مکرمہ محمودہ حمید صاحبہ زوجہ مکرم عبدالحمید احمد صاحب کارکن جامعہ احمدیہ لندن، مکرمہ رضیہ انوار صاحبہ زوجہ مکرم انوارالحسن صاحب دارالصدر شمالی انوار ربوہ، 14 پوتے، 10 پوتیاں، 7 نواسے اور 11 نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم کا ایک پوتا عزیزم اسامہ مسعود جامعہ احمدیہ ربوہ سال پنجم کا طالب علم ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے، اپنے پیاروں کا قرب نصیب کرے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم مرزا محمد صدیق احمد صاحب ایڈووکیٹ دارالیمن وسطی سلام ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بہنوئی مکرم محمد یوسف صاحب ابن مکرم بشیر احمد صاحب دارالشکر شمالی ربوہ مورخہ 27 اگست 2016ء کو 36 سال کی عمر میں ہارٹ اٹیک ہونے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ اگلے روز محلّہ کی گراؤنڈ میں مکرم اظہر حمید صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم بشارت احمد صاحب صدر محلّہ دارالیمن وسطی سلام نے دعا کروائی۔ مرحوم سادہ زندگی گزارنے والے، خوش مزاج اور نرم طبیعت کے مالک تھے۔ مرحوم نے سوگواروں میں اہلیہ مکرمہ طیبہ یوسف صاحبہ کے علاوہ دو بیٹیاں ماہ نور یوسف بعمر 3 سال اور قرۃ العین بعمر 20 دن سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ورثاء کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم محمد احمد نعیم صاحب دفتر اصلاح وارشاد مقامی تحریر کرتے ہیں۔

مکرم چوہدری رانا رشید احمد صاحب ولد مکرم چوہدری نبی احمد صاحب ذیلدار 87 شمالی ضلع سرگودھا مورخہ 14 ستمبر 2016ء کو بعمر 82 سال طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں وفات پا گئے۔ مورخہ 15 ستمبر کو بعد نماز ظہر بیت مبارک ربوہ میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم حافظ صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مرحوم نے اپنی اہلیہ مکرمہ ارشاد بیگم صاحبہ کے علاوہ پسماندگان میں 4 بیٹے مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب امریکہ حال چک 87 شمالی، مکرم رانا نثار احمد صاحب، مکرم رانا وسیم احمد صاحب فرائیبرگ جرمنی، مکرم رانا ممتاز احمد صاحب ٹورانٹو کینیڈا، تین بیٹیاں مکرمہ رخسانہ روحی صاحبہ اہلیہ مکرم رانا قیصر احمد صاحب مرحوم چک نمبر 87 شمالی، مکرمہ فضیلت صاحبہ اہلیہ مکرم اعجاز احمد ملک صاحب میری لینڈ امریکہ، مکرمہ شبانہ انجم صاحبہ اہلیہ مکرم رانا حمید احمد صاحب Surbiton یوکے یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ آپ علاقہ کے مثالی اور بااثر زمیندار اور چک 87 شمالی سرگودھا کے نمبردار تھے۔ 67-1966ء میں منتخب وائس چیئرمین کنٹونمنٹ بورڈ سرگودھا بھی رہے۔ بہت اچھا زمیندارہ تھا۔ مویشی فارم میں اچھی نسل کے گھوڑے بھی پالے ہوئے تھے۔ جو نمائشی گھوڑ دوڑ نیزہ بازی وغیرہ مقابلوں میں شامل ہو کر انعام حاصل کرتے تھے۔ 1971ء میں حج بیت اللہ کی سعادت پائی۔ 1974ء کے فسادات میں اپنے ضلع میں غیر معمولی خدمات کی توفیق پائی اس سلسلے میں تقریباً اڑھائی ماہ اسیر راہ مولیٰ بھی رہے۔ ایک لمبا عرصہ بطور صدر جماعت اور امیر حلقہ شمالی سرگودھا خدمت کی توفیق پائی، اس کے علاوہ ممبر ضلعی اصلاحی کمیٹی اور نائب امیر ضلع بھی رہے۔ خلافت کے ساتھ بہت محبت اور وفا کا تعلق تھا۔ اور خدام سلسلہ سے بھی اسی وجہ سے محبت اور ادب کا سلوک فرماتے تھے۔ مہمان نواز، غرباء کے ہمدرد اور صدقہ وخیرات کرنے والے تھے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو غریق رحمت کرے، جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

ڈیلیوری کیس کیلئے خواتین اپنے شوہر کا شناختی کارڈ ہمراہ لائیں

۞ وزارت داخلہ نے ہسپتال میں زچہ وبچہ کی حفاظت کے لئے ملک بھر کے سرکاری اور نیم سرکاری اور تمام پرائیویٹ ہسپتالوں میں ڈیلیوری کیس کیلئے شوہر کے شناختی کارڈ کو لازمی قرار دیتے ہوئے ہدایت جاری کی ہے کہ زچہ کے ہسپتال میں داخلہ سے قبل شوہر کا شناختی کارڈ اور غیر ملکی خاتون اپنے پاسپورٹ کی نقل جمع کروائے۔

درخواست کی جاتی ہے کہ ایسی تمام خواتین جو ڈیلیوری کیس کے سلسلہ میں فضل عمر ہسپتال تشریف لائیں وہ اپنے شوہر کے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی ہمراہ لائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

☆☆☆☆☆

بقیہ از صفحہ 5 : مادر علمی G.C لاہور

بقیہ از صفحہ 5

جانے کتنے عرصہ بعد متعلقہ پروفیسر ڈاکٹر صاحب کو دلی اطمینان حاصل ہوا ہوگا۔ لیکن اس واقعہ کا علم میرے لئے بہت ہی ازدیاد ایمان کا باعث تھا بلکہ میرے اس سفر لاہور کا لب لباب تھا اور جسے سن کر مجھے اللہ تعالیٰ کے ان گنت فضلوں کا احساس مزید اجاگر ہوا جو الٰہی تصرفات کے تحت مقدس دادی حضرت اماں جان نے اپنی بابرکت گود میں لے کر نافلہ حضرت اقدس کی جو بنیادی تعلیم وتربیت فرمائی۔

اور اب ہم کیا دیکھتے ہیں کہ خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں تعلیم الاسلام کالج کے انہیں طلبائے قدیم کی مختلف ملکوں میں انجمنیں، ایسوسی ایشنز بنا کر منظم کر کے ان کو ایسا سرگرم عمل کر دیا گیا ہے کہ واقعی عقل حیران ہوئی جاتی ہے ان کی مختلف النوع سرگرمیوں کے تعمیری نتائج دیکھ کر۔ مثلاً جرمنی، یوکے، امریکہ، کینیڈا میں مقیم ٹی آئی کالج کے طلبائے قدیم نے گزشتہ چند سالوں میں خطیر رقوم نظارت تعلیم کو علمی بہتری کے لئے بھجوائیں۔ دوسرے ملکوں کے طلباء قدیم بھی کچھ ایسی ہی خدمات بجالانے کے خواہشمند ہیں۔ کالج میگزین المنار کے ای گزٹ بھی شائع کئے جار ہے ہیں جو کالج کی سنہری یادوں نیک روایات کو تازہ کر کے نئی نسل کے احمدی طلباء میں بھی ایک نئی زندگی، روح پرور حیات نو کی حامل تعلیم وتربیت ہو رہی ہے۔ یقیناً یہ سب کچھ اور بہت کچھ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ کی راہنمائی وحوصلہ افزائی کی لازوال برکتوں کے نئے نقشے اور نظارے ہیں۔

☆☆☆☆☆

ایم ٹی اے کے پروگرام

26 ستمبر 2016ء

12:30 am	Beacon of Truth
1:40 am	Roots to Branches
2:05 am	رفقائے احمد
2:50 am	خطبہ جمعہ 23 ستمبر 2016ء
4:00 am	سوال و جواب
5:00 am	عالمی خبریں
5:30 am	تلاوت قرآن کریم
5:50 am	آؤ حسن یار کی باتیں کریں
6:10 am	گلشن وقف نو
7:15 am	Roots to Branches
8:00 am	خطبہ جمعہ 23 ستمبر 2016ء
9:20 am	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:10 am	الترتیل
11:40 am	بیت الوحید کا افتتاح 27 مئی 2015ء
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:35 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
2:00 pm	فرنچ سروس
3:05 pm	خطبہ جمعہ 22۔اپریل 2016ء (انڈونیشین ترجمہ)
4:00 pm	سیرت النبی ﷺ
4:35 pm	آؤ اردو سیکھیں
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:15 pm	درس حدیث
5:25 pm	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ 29۔اکتوبر 2010ء
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:00 pm	سیرت النبی ﷺ
8:25 pm	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
9:00 pm	The Bigger Picture
9:45 pm	بیت محمود سویڈن
10:25 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	بیت الوحید کا افتتاح

27 ستمبر 2016ء

12:40 am	صومالی سروس
1:05 am	آؤ اردو سیکھیں
1:25 am	راہ ہدیٰ
3:10 am	خطبہ جمعہ 29۔اکتوبر 2010ء
4:20 am	سیرت النبی ﷺ
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	درس حدیث
5:45 am	الترتیل
6:15 am	بیت الوحید کا تعارف
7:35 am	کڈز ٹائم
8:10 am	خطبہ جمعہ 29۔اکتوبر 2010ء
9:20 am	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
9:55 am	لقاء العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	درس
11:35 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	گلشن وقف نو
1:05 pm	اسلامی اصول کی فلاسفی
1:30 pm	نور مصطفویؐ
2:00 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ 26۔اگست 2016ء (سندھی ترجمہ)
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم
5:10 pm	درس
5:35 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	فیتھ میٹرز
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:00 pm	سپینش سروس
8:50 pm	صدق سے میری طرف آؤ
9:30 pm	نور مصطفویؐ
10:00 pm	اسلامی اصول کی فلاسفی
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	گلشن وقف نو

☆......☆......☆

تاریخ عالم 22 ستمبر

☆1692ء: دور جدید کی مہذب دنیا کی تاریخ کا مطالعہ بتاتا ہے کہ اس کا ایک نہایت مکروہ اور بھدا ظلم معصوم انسانوں کو جن بھوت اور چڑیل قرار دے کر زندہ جلانا یا پھانسی وغیرہ کے ذریعہ ختم کرنا تھا۔ تاج برطانیہ کی شمالی امریکہ میں قائم بعض کالونیوں میں آج کے دن تک ایسے واقعات ریکارڈ ہوتے رہے۔

☆1888ء: نیشنل جیوگرافک میگزین کا اولین شمارہ شائع ہوا۔

☆1896ء: برطانیہ کی شاہی تاریخ کے مطابق ملکہ وکٹوریہ کا عرصہ حکومت اپنے دادا بادشاہ جارج سوم سے بھی زیادہ طویل ہوگیا۔

☆1908ء: بلغاریہ کو ترکی (سلطنت عثمانیہ) سے آزادی ملی۔

☆1960ء: مالی (سابق فرانسیسی سوڈان) کو فرانس سے آزادی ملی۔

☆1969ء: پہلی اسلامی سربراہی کانفرنس رباط مراکش میں ہوئی۔ پاکستان کی نمائندگی صدر یحییٰ خان نے کی۔

☆1980ء: ایران اور عراق کے درمیان برسوں جاری رہنے والی خونریز جنگ شروع ہوئی۔

☆1991ء: مشرق وسطیٰ میں بحیرہ مردار کے کنارے مختلف غاروں سے ملنے والے قدیم صحائف کی بائبلی مذاہب کی تاریخ وعقائد پر گہرا اثر ہے۔ آج کے دن یہ صحائف عوام الناس کے مطالعہ واستفادہ کیلئے میسر ہوئے۔

☆آج دنیا میں کاروں کے بغیر سفر کا دن ہے۔

☆2006ء سے آج کا دن انٹرنیٹ کے فوائد اجاگر کرنے اور اس کے مثبت استعمال کی طرف متوجہ کرنے کے لئے منایا جارہا ہے۔

(مرسلہ: مکرم طارق حیات صاحب)

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 22 ستمبر

طلوع فجر	4:34
طلوع آفتاب	5:54
زوال آفتاب	12:01
غروب آفتاب	6:08
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	38 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	36 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

22 ستمبر 2016ء

6:35 am	حضور انور کا مستورات سے خطاب جلسہ سالانہ یوکے
7:30 am	دینی وفقہی مسائل
9:55 am	لقاء مع العرب
12:05 pm	حضور انور کا یوکے جامعہ سپورٹس ڈے کے موقع پر خطاب
1:55 pm	ترجمۃ القرآن
7:05 pm	خطبہ جمعہ 16 ستمبر 2016ء
9:25 pm	ترجمۃ القرآن کلاس

عباس شوز اینڈ کھسہ ہاؤس
لیڈیز، بچگانہ، مردانہ کھسوں کی ورائٹی نیز لیڈیز کولا پوری چپل اور مردانہ پشاوری چپل دستیاب ہے۔
اقصیٰ چوک ربوہ: 0334-6202486

آپ کی خدمت میں پورے 40 سال
میاں کوثر کریانہ سٹور
اقصیٰ روڈ ربوہ
طالب دعا: میاں عمران
047-6211978
0332-7711750

سیل۔ سیل۔ سیل
النور گارمنٹس
مردانہ، بچگانہ، پینٹ شرٹ، شلوار قمیض، سکول یونیفارم
النور لیدر ہاؤس
ہینڈ کیری، اٹیچی بیگ، سکول بیگ، اور لیڈیز پرس کی تمام ورائٹی دستیاب ہے۔
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ: 0321-7706542

ربوہ سینٹری اینڈ آئرن سٹور
سامان سینٹری، پائپ، واٹر موٹر پمپ، واٹر ٹینک وغیرہ کی نت نئی ورائٹی بازار سے بارعایت دستیاب ہے۔ نیز پلمبر کی سہولت موجود ہے۔ مچھر مار سپرے کی سہولت میسر ہے
کالج روڈ ربوہ: 0322-6093523
سلطان احمد شہزاد: 0334-9635930

FR-10

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا
محمد دین میموریل ہومیو کلینک اقصیٰ چوک ربوہ
ڈاکٹر خرم گل: 0334-9811520

آندرے آس لینگویج انسٹیٹیوٹ
جرمن زبان سیکھیے
گوئٹے انسٹیٹیوٹ سے سندیافتہ ٹیچر
اور اب لاہور کراچی ٹیسٹ کی تیاری کیلئے بھی تشریف لائیں۔
فیصل آباد میں بھی جرمن کلاسز کا آغاز ہو چکا ہے
برائے رابطہ: طارق شبیر دارالرحمت غربی ربوہ
03336715543, 03007702423, 0476213372

زرعی رقبہ برائے فروخت
کل قابل کاشت رقبہ 28 ایکڑ 7 کنال راجن پور شہر سے تقریباً ایک میل کے فاصلے پر۔ نہری پانی اور ٹیوب ویل کی سہولت موجود ہے۔ گورنمنٹ کی سکیم بائی پاس قریب سے گزرنے والی ہے۔
رابطہ: 0044-2085717164, 7412611851
0337-1600669

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
لاہور، اسلام آباد، ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں پلاٹ مکان زرعی وسکنی زمین خرید وفروخت کی با اعتماد ایجنسی 0333-9795338
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن ربوہ فون دفتر: 6212764
گھر: 6211379 موبائل 0300-7715840

طارق آٹوز اینڈ جنریٹر سپیئر پارٹس
ہمارے ہاں تمام جنریٹروں کے سپیئر پارٹس مناسب قیمت پر دستیاب ہیں۔ نیز جنریٹروں کی مرمت کا کام بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ٹول کی ورائٹی بھی مناسب قیمت پر دستیاب ہے۔
دارالرحمت شرقی ریلوے روڈ ربوہ: 0331-7721945

خوشخبری
جنرل آؤٹ ڈور کا 100 روپے سے آغاز
ڈاکٹر مبارک احمد شریف ایم بی بی ایس پنجاب ایم اے سی پی (امریکہ)
بلڈ پریشر، بلڈ شوگر، یرقان، جوڑوں کا درد، پٹھوں کا درد دائمی نزلہ وزکام، بچوں کی بیماریوں کے مشورہ کیلئے
اوقات: صبح 10 بجے تا 1:00 بجے دوپہر
مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر
یادگار چوک ربوہ: 0476213944

ماڈرن پینٹ اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
خرم شہزاد: 03218507783 طاہر محمود: 03339797372
دکان: 047:6214437
لنک ساہیوال روڈ نزد گیٹ نمبر 2 بیت اقصیٰ دارالبرکات ربوہ